حرکۃ الیقین (ARSA)

ARAKAN ROHINGYA SALVATION ARMY(ARSA)

تالیف:

محمد طاہر جمال ندوی

ناشر:

دار البحوث و المنا صرۃ الاسلامیۃ

چاٹگام، بنگلا دیش۔

۲۲ / ۳ ۲۰۲۲ء

کتاب : حرکۃ الیقین (ARSR)۔

مؤلف : محمد طاہر جمال ندوی، فاضل دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ، انڈیا۔

باراول : دسمبر:۲۰۲۲ء

تعداد : ۱۰۰۰ (ایک ہزار)

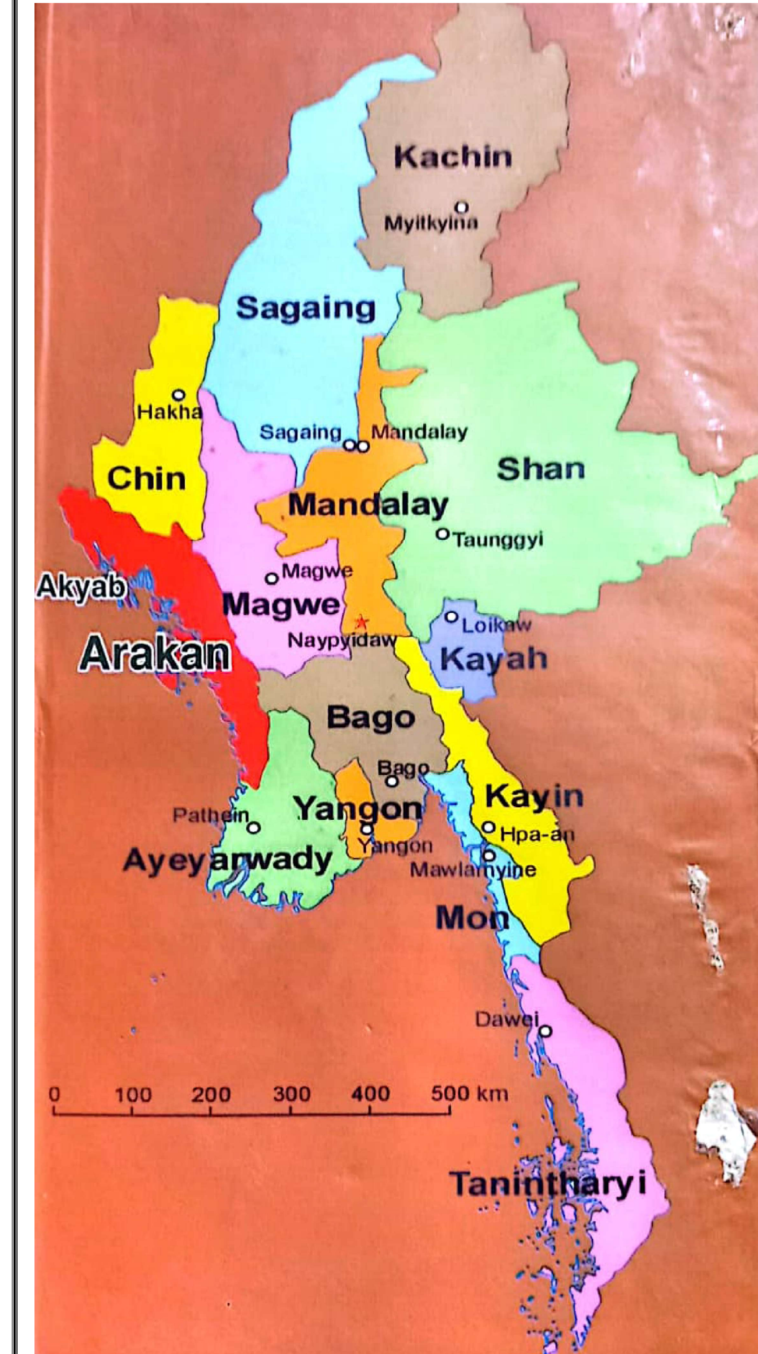
قیمت : ۵۰/ ٹاکا، بنگلہ دیشی۔ ۵/ ریال سعودی

کمپوزر : محمود العالم (اندرقلعہ، چاٹگام، بنگلا دیش)

ملنے کے پتے : 0088-01533091784

Email : tahernadwi@gmail.com

ARAKAN ROHINGYA SALVITION ARMY(ARSA) BY:
MOHAMMED TAHER JAMAL NADWI.



عرض ناشر:

الحمد لله و كفى و سلام على عباد ه الذين اصطفى ، و بعد

عرض ہے کہ زیرِنظر کاوش کے مصنف محترم حضرت مولانا محمد طاہر جمال ندوی ہمارے علمی اور فکری حلقوں میں کسی محتاج تعارف نہیں ہیں، ماضی میں مولانا کی چند تصانیف طبع ہوکر ماشاءاللہ منظرِ عام پرآئیں، اورآپ کی بہتوں تصانیف زیرِطبع اور زیرِنظر ہیں، اللہ تعالی کا کرم ہے کہ آج مولانا کی ایک زندہ اور بے مثال کاوش "ARAKAN ROHINGYA SALVITION ARMY(ARSA) حرکۃ الیقین" ہمیں طبع کر کے اس کی اشاعت کی توفیق ہورہی ہے، **ذالک فضل الله يو تيه من يشاء و الله ذو الفضل العظيم۔**

ظاہر ہے کہ زیرِنظر کاوش ایک انسان اور وہ بھی اردو کے ایک عجم کے مصنف کی تصنیف ہے، جس میں لسانی فروگزاشتوں کے علاوہ علمی اور فکری لغزشیں بہت ساری ہوسکتی ہیں، تو ناظرین وقارئین کرام سے امید نہیں بلکہ یقین بھی ہے کہ دورانِ مطالعہ ایسی کوئی خامی نظر آئے تو ہمارے ادارہ کو مطلع کرنے کی زحمت گوارہ کریں گے، اللہ تعالی سے دعاء ہے کہ وہ اپنے خاص فضل وکرم سے مصنف کی زندگی اوران کی خدمات کو شرف قبولیت عطا فرمائیں، آمین یارب العالمین۔

محمد سلیم اقبال/
سکریٹری برائے امورنشرواشاعت
دار البحوث والمناصرة الاسلامية
چاٹگام، بنگلادیش۔

حرکۃ الیقین

ARAKAN ROHINGYA SALVATION ARMY(ARSA)

۲۰۱۱ء میں منظمۃ التعاون الاسلامی (OIC) کے زیر سائے ارکان روہنگیا یونین (ARU) کے قیام عمل میں آیا تو مگھ اور برمی عنصریت پسند عناصر خائف ہو گئے، انہوں نے یہی سمجھا کہ مسلم ممالک کے تعاون سے ارکان کے روہنگیا مسلمان ارکان پر قبضہ کر لیں گے، تو یہ شر پسند ایک راہ کے متلاشی ہو گئے کہ اس سے قبل ارکان پر مسلمانوں کا قبضہ ہو جائے، ضرورت ہے کہ یہاں سے مسلمانوں کو ہی سرے سے ختم کر دیا جائے۔

دراں حالیکہ برمی اقتدار پر جنرل تھین سین کا قبضہ تھا، یکا یک ۲۰۱۲ء میں تنگوپ کے علاقے میں مسلمانون پر الزام لگایا گیا کہ کسی مسلمان نے ایک مگھ دوشیزہ کو زنا بالجبر کے بعد قتل کر دیا ہے، (یاد رہے کہ بعض مبصرین کا کہنا تھا کہ دراصل ایک منصوبہ بند سازش کے تحت مذکورہ زنا بالجبر پھر قتل کا دھنڈورا پیٹا گیا تھا، جب کہ بعض لوگوں کا یہی بیان ہے کہ زنا بالجبر اور قتل تو ہوا لیکن یہ کسی مسلمان کے ہاتھ سے نہیں بلکہ اس کا مرتکب خود ایک مگھ اوباش تھا) تو اس کے چند دن بعد اسی تنگوپ کے مقام پر جماعت تبلیغ کے دس برمی نژاد داعیوں جو ارکان سے براہِ خشکی رنگون کی طرف سفر کر رہے تھے کو مگھوں نے بڑی بے دردی سے قتل کر دیا، تو ان واقعات کو ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت دونوں ہم سایہ قوموں کے مابین اشتعال کا سبب بنایا گیا۔

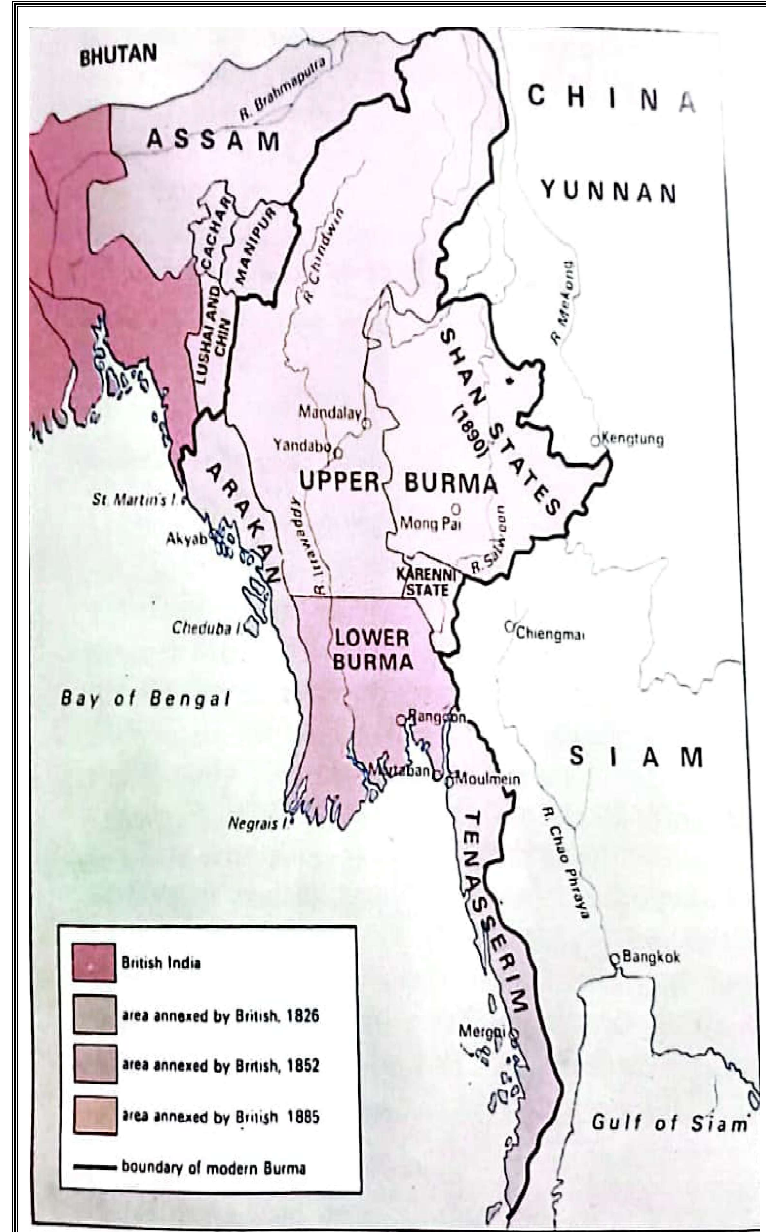
اب مسلمانوں نے اس دردناک قتل کے بعد ارکان کے بعض مقامات میں مظاہرے کئے، جن میں منگڈو ٹاؤن کا مظاہرہ نا قابلِ فراموش ہے، جس میں اطراف

کے مسلمان بھاری تعداد میں جمع ہوئے، اور مظاہرے کے دوران حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ اس بے دردی سے قتل کئے گئے داعی مسلمانوں کے قاتلین کو انصاف کی کٹھری میں لایا جائے، لیکن ان پر امن مظاہرین کو پولیس نے بزور طاقت روکنے کی کوشش کی تو مظاہرین اور بھی مشتعل ہو گئے، اور پولیس پر حملہ کر دیا گیا، جس کے نتیجے میں ایک روایت کے مطابق ایک یا دو پولیس مارے گئے، اب پولیس نے فائرنگ کی تو مظاہرین میں سے چند افراد شہید ہو گئے۔

پھر ہوا کیا کہ یہاں امن و آمان کو بحال کرنے کے بجائے مظاہرہ اور پولیس پر حملے کو سبب بنا کر برمی اور مگھ فوج بشمول مگھ شر پسند عناصر دندناتے ہوئے میدان میں آ گئی، مسلم بساتین میں گھس کر ہزاروں گھر جلا دیئے گئے، بستیوں کی بستیوں کو اجھاڑا گیا، ساتھ ہی ساتھ قتل عام شروع کر دیا گیا، جس کے نتیجے میں سینکڑوں مسلمان شہید ہوے، اور لاکھوں اپنے ہی ملک میں بے گھر ہو گئے، اور ہزاروں نے وطن چھوڑ کر بنگلا دیش میں پناہ لی۔

ایسے حالات میں روہنگیا مسلمانوں کے کچھ نو جوانوں میں از سر نو فکر لاحق ہو گئی کہ کس طریقے سے یہاں کے مسلمانوں کو ان مگھ برمی ظالموں کے مظالم و استبداد سے نجات دلایا جائے، جن میں عطاء اللہ معروف بہ ابو عمار جنونی نامی نو جوان سرِ فہرست ہے۔

مشہور روایت کے مطابق عطاء اللہ کی پیدائش پاکستان کے معروف شہر کراچی میں ہوئی، تحفیظ قرآن کریم کے علاوہ کچھ دینی تعلیم بھی وہیں پائی، شادی کے بعد مع اہل خانہ سعودی عرب گیا، ریاض میں ایک مسجد کی امامت کا فریضہ انجام دیتا رہا، ایسے میں ۲۰۱۳ء کے بعد اس سے گلوبل روہنگیا سنٹر (GRC) کے کچھ سر کردہ لوگوں سے ملاقات ہوئی، جن کی ایماء/یا رہنمائی میں اس نے ملک شام کا سفر کیا، جہاں اس نے ایک جہادی تنظیم جو اس زمانے میں بشار الاسد حکومت سے برسرِ پیکار تھی کے ایک قائد



A map showing boundaries of Arakan under British occupation.

کے ہاتھ پر بیعت کے ساتھ کچھ جسمانی اور فکری تربیت بھی حاصل کی، اس کے بعد سعودیہ اور پاکستان ہوتے ہوئے ملائشیا، تھائی لینڈ پھر بعض لوگوں کے مطابق اندرونِ برما کا دورہ کیا، اس کے بعد اندرون ارکان پہنچا۔

کہتے ہیں کہ حرکۃ الیقین نامی تنظیم کی بنیاد بھی سعودی عرب میں ڈالی گئی ہے، یہ بات سچائیت پر مبنی ہو یا نہ ہو، تاہم یہ بات پوری سچائیت پر مبنی ہے کہ ارض مقدس سعودی عرب میں اس تنظیم کے کافی اراکین اور کارکنان موجود تھے اور ہیں، جن میں مولوی ابوالکلام حیدری (جس نے غالبا ۲۰۱۶ء سے پہلے اندرون ارکان کا پندرہ روزہ دورہ کیا تھا) اور مولوی ابو الکلام رامیو بیلی سرِ فہرست ہیں، جنہیں چند سال قبل حکومت سعودیہ نے حراست میں لے لیا ہے، اور تادم تحریر جیل خانے کی اندھیرے میں غرق ہیں۔

بہر حال عطا اللہ ابو عمار جنونی اندرون ارکان میں پہنچا تو وہاں کے کچھ ان نوجوانوں نے جن کے دل میں مگھ برمیوں خلاف بدلے کی آگ سلگ رہی تھی، ایک برمحل قائد بلکہ نجات دہندہ سمجھ کر اس کا بھر طریقے سے استقبال اور خیر مقدم کیا، یوں اس نے نہتے مگر مسلح سرگرمی کا آغاز کرتے ہوئے شمالی مغربی ارکان کے عموما اور علاقۂ منگڈو کے خصوصا بڑی تعداد میں نوجوانوں کی تربیت کی، ویسے ایک سال گزرتے نہ گزرتے خود تو نہتے تھے ہی، اس پر مستزاد پہلی مرتبہ ۲۰۱۶ء، پھر دوسری مرتبہ ۲۰۱۷ء میں علاقے بھر کے بعض ناعاقبت اندیش نوجوانوں اور نہتے عوام کی شمولیت میں اس نے برمی فوجی کیمپوں پر حملے کر دیئے، یوں ظاہر ہے کہ مگھ برمیوں کا کچھ بگاڑ تو نہیں سکا، لیکن ان حملوں کا نتیجہ تفصیلات سے صرف نظر کم سے کم یہی نکلا کہ:

(۱) چار سو کے لک بھگ روہنگیا مسلمانوں کی بستیاں جلا کر بھسم کر دی گئیں۔

(۲) ہزاروں ماں اور بہنوں کی عصمتیں پامال اور ہزاروں بچوں کو جلتی وسلگتی آگ میں ڈالا گیا۔

(۳) ہزاروں روہنگیا مسلمانوں کو بڑی بے دردی سے قتل کردیا گیا۔

(۴) ہزاروں مساجد شہید اور ہزاروں مدارس ڈھا دیئے گئے۔

(۵) لاکھوں مسلمانوں کو خود اپنے ہی وطن میں بے گھر کردیا گیا۔

(۶) سینکڑوں بڑے بڑے علماء اور قابلِ قدر دانشوروں کو چن چن کر قتل کردیا گیا۔

(۷) ہزاروں مسلمانوں کو اذیت ناک سزا کے بعد کال کوٹھری کی اندھیاری میں غرق کردیا گیا۔

(۸) تقریباً پندرہ لاکھ روہنگیا مسلمانوں کو بزورِ طاقت پڑوسی ملک بنگلہ دیش میں ڈھکیل دیا گیا۔

بہرحال ابوعمار جنونی بہادر اور اس کی تنظیم پر سردست الزامات ہیں کہ:

(۱) اس نے خود نہتے ہوتے ہوئے نہتے عوام کو مگھ برمیوں کے خلاف اکساتے اور سبز باغ دکھاتے ہوئے برمی مسلح فوجی کیمپوں پر حملے کیوں کئے، جن کی وجہ سے از سرِ نو اتنے بڑے حادثہ کا قوم کو سامنا کرنا پڑا، جس کی تلافی سرے سے ناممکن ہے؟

(۲) اس نے اندرونِ وطن ارکان پہنچنے کے فوراً بعد ایک طویل عرصے تک بھاری تعداد میں علماء و صلحاء اور دانشوروں کو برمی حکومت کے جاسوس ہونے کے الزام پر بغیر کسی شرعی و قانونی جواز کے قتل کیوں کیا؟

(۳) اس نے کوفی عنان کمیشن کی سفارش کے فوراً بعد، بلکہ دوسرا دن ۲۰۱۷ء میں بڑے پیمانے پر مسلح فوجی کیمپوں پر نہتے حملے کیوں کئے، جن کی وجہ سے مگھ برمیوں کو اپنے پرانے منصوبے کی تکمیل کرنے اور ارکان کو مسلمانوں سے مکمل طور پر خالی کرانے کی پرانی تمنائیں پوری ہوئیں؟

(۴) اس نے اپنے لالے پالے لوگوں کے ذریعے مہاجرین کے کیمپوں میں مختلف نوعیت کی افراتفری مچاتے ہوئے سینکڑوں کو قتل کیوں کرایا، جن میں مولانا عبد اللہ صاحب دھودائنگی اور مولوی حمید اللہ مجاہد جیسے بڑے بڑے علماء اور دانشوران کے علاوہ

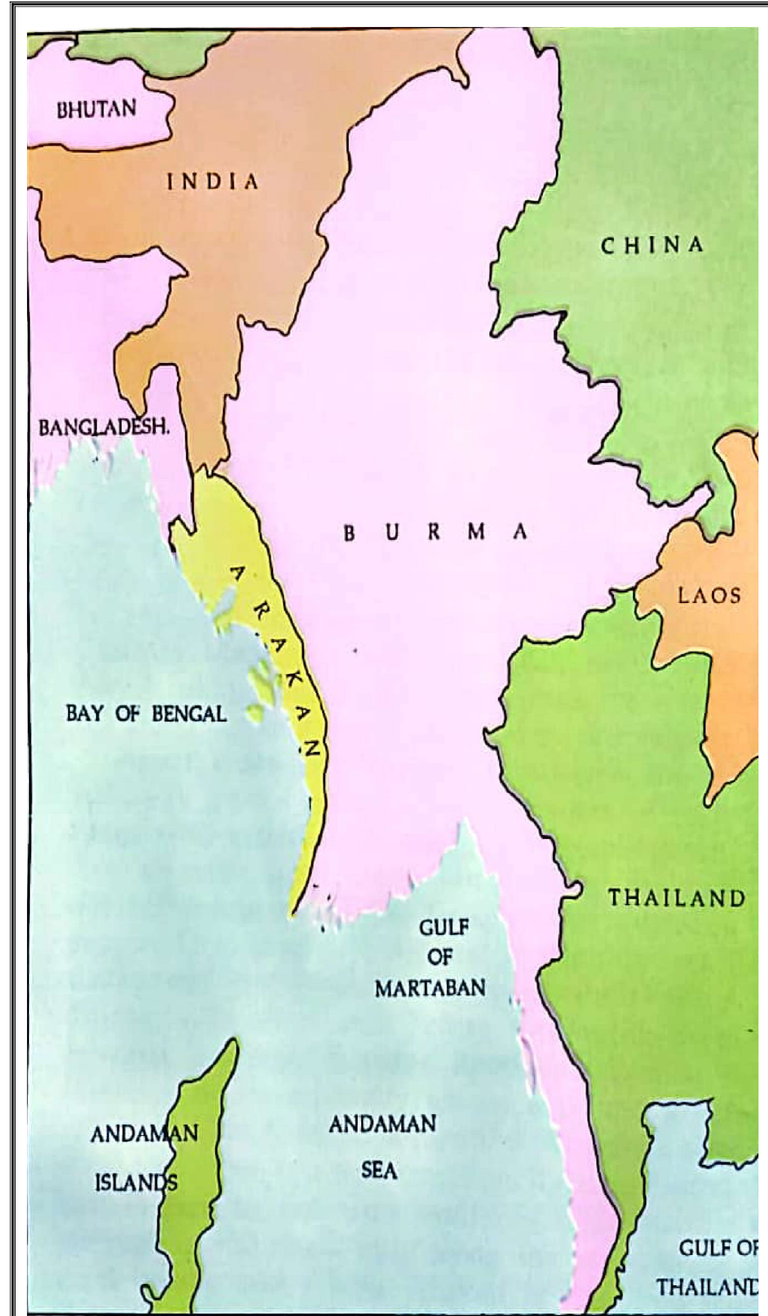
ماسٹر محبّ اللہ جیسے قومی لیڈران اور قوم کے سرکردہ افراد شامل ہیں؟۔

(۵) اسے یہ حق کہاں سے پہنچا کہ اس نے خود اپنے ہی فیصلے سے مسلح مگر نہتے سرگرمیوں کے ذریعے مسلمانوں کو اس مشکل میں ڈالا ہو، جن کی وجہ سے اور تو اور مسلمانوں کے جو جانی و مالی نقصانات ہوئے ان کی تلافی کب اور کیسے ممکن ہو؟

(۶) پکڑے جانے والے بعض منشیات فروش اوباش عناصر کے بیانات کے مطابق یہ عناصر اس تنظیم کے کارکن ہیں۔ مانا کہ جنونی صاحب اس دھندے میں بذاتِ خود ملوث نہیں ہیں، لیکن معا سوال آتا ہے کہ ان اوباشوں پر اس کا کنٹرول کیوں حاصل نہیں ہے؟ اب اس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے؟؟

(۷) جنونی صاحب اور اس کی تنظیم پر مخالفین یہ الزام لگاتے پھرتے ہیں کہ اس نے دانستہ شعوری یا نادانستہ غیر شعوری طور پر روہنگیا مسلمانوں کے بجائے مگھ برمی ظالموں کی خدمت کی ہے، اور دلیل یہ دی جاتی ہے کہ اتنے دنوں تک مگھ برمی ظالم ارکان سے مسلمانوں کو بے دخل کرنے کے حوالے سے ان کے اپنے جس منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے میں ایک حد تک ناکام رہے ہیں، جنونی صاحب اور اس کی تنظیم نے اسے شرمندۂ تعبیر کرنے میں مدد دی ہے، یوں ان مخالفین کی نظر میں وہ اور اس کی تنظیم مگھ برمی ظالموں کی ایجنٹ ہے۔ الامان والحفیظ۔

لیکن جنونی صاحب کے موافقین کی نظر میں وہ ایک نڈر بہادر، قوم وملت کے مخلص، فدائی اور غیرت مند مسلم جوان ہیں، جس نے مظلوم و معصوم قوم وملت کی خاطر سکھ شانتی کی زندگی کو ترک کرکے مشکلات کے سات سمندر کو عبور کرتے ہوئے اتنی پر کٹھن زندگی کو اپنایا ہے۔



Arakan and its Neighbours

روہنگیا مسلمانوں کی افسوس ناک صورت حال

تاریخ شاہد ہے کہ ارکان کے روہنگیا مسلمان ارکان ہی کے قدیم اور اصلی باشندے ہیں، الا یہ کہ ویسالی دور حکومت میں چند مسلمان داعی بغرض دعوت دین اسلام یہاں آئے اور یہاں کے باشندوں میں ضم ہوگئے، ان کے علاوہ مروکو دور حکومت میں کچھ مسلمان علماء، دانشوران، شعراء، انشاء پرداز، ادباء ارکان میں بغرض خدمتِ ملک وملت اس وقت پہنچے، جب ارکان اور چاٹگام کے دونوں علاقے سلطنتِ ارکان میں شامل تھے، اور ارکان میں امن وسکون کا دور دورہ تھا۔

لیکن ارکانی کے عنصریت پسند مگھ عموما، اور ارکان میں گھس بیٹھے مگھ اور برمی دخلاء خصوصا ارکان کے قدیمی باشندے مسلمانوں پر دانستہ طور پر یہ الٹے الزام لگاتے نہیں تھکتے کہ تاریخ کے مختلف ادوار میں عموما اور ارکان میں برطانوی قبضے کے دوران خصوصا بڑی تعداد میں مسلمان علاقۂ بنگال اور چاٹگام سے یہاں آگھسے ہیں، یوں سن ۱۹۳۶ء کے بعد آج تک مگھ شرپسند اور برمی وحشیوں کی جانب سے یہاں کے مسلمانوں پر مختلف نوعیت کے لاتعداد بہیمانہ حملے ہوتے رہے، جن کی وجہ سے آج تک کوئی پینتیس لاکھ (۳۵۰۰۰۰) سے زیادہ مسلمان خود ان کے مادری پدری وطن ارکان سے بے دخل ہوکر دنیا کے مختلف علاقوں اور ملکوں میں مہاجرت کی زندگی بسر کر رہے ہیں، غرض مذکورہ دونوں عرصوں کے علاوہ باہر سے ارکان میں کوئی مسلمان نہیں آئے، اور آئے بھی کیوں؟ کہ ظاہر ہے کہ ایک طرف یہاں جنگ وجدال اور خانہ جنگیاں ہر دور میں عروج پر تھیں، جن کی وجہ سے یہاں کے معاشی حالات ابتر سے ابتر ہوکر ملک دیوالیہ ہو چکا تھا، جب کہ دوسری طرف مسلمانوں کو مگھ اور برمیوں کی ملی بھگت میں ہمیشہ یہاں سے پے در پے باہر کیا جارہا تھا، جس کا سلسلہ آج بھی برابر جاری ہے۔

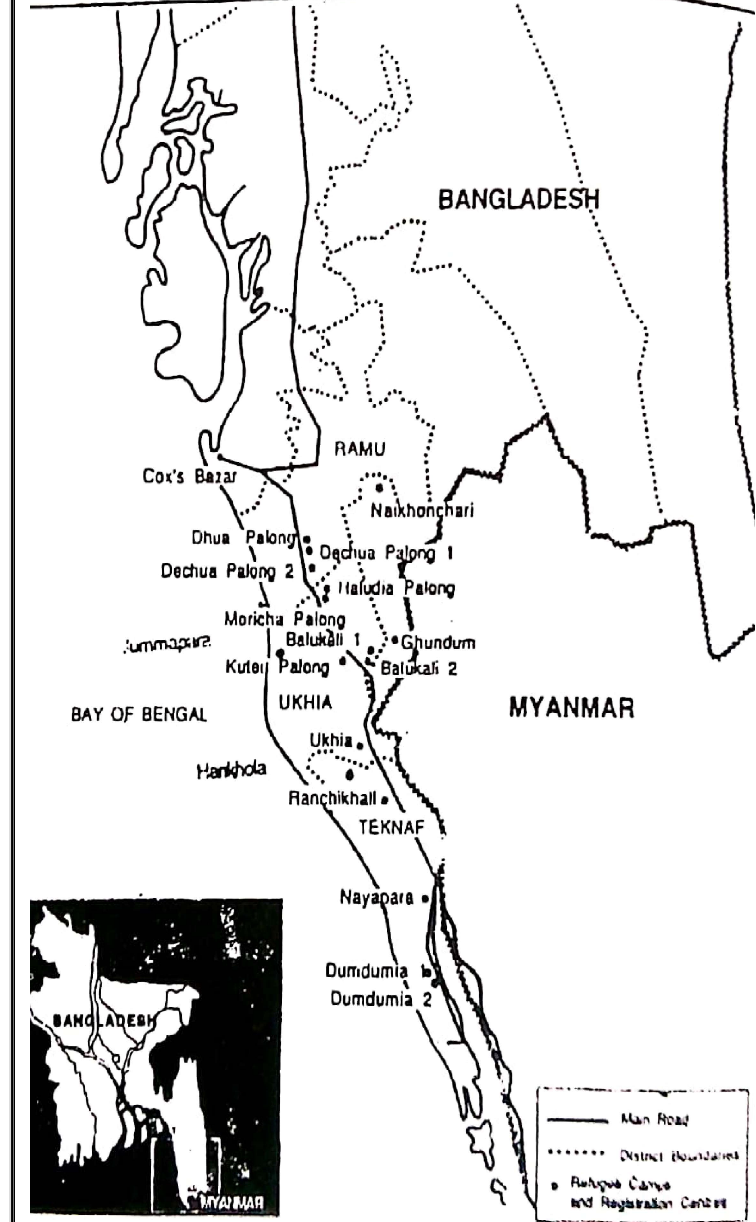
بہر حال مسلمانوں کو یہاں سے انگنت مرتبہ ہجرت کرنا پڑا، آج ان روہنگیاؤں کو چھوڑ کر کہ جنہوں نے آج اپنی شناخت تک تبدیل کر لی ہو، کوئی پینتیس لاکھ سے زیادہ روہنگیا مسلمان دنیا کے مختلف ملکوں میں ہجرت کی زندگی بسر کرتے ہوئے ہم عیاں طور پر دیکھ رہے ہیں، اب میں موضوع کے حوالے سے ان کی اکا دکا، گھرانوں اور خاندانوں کی چھوٹی چھوٹی ہجرتوں اور ان کے زمانوں کو چھوڑ کر بس بڑی بڑی ہجرتوں اور ان کے اجمالی اسباب کے تذکرے کئے دیتا ہوں:

عدد	سن	اسباب
١	٩٥٧	چولا ٹنگ چندرا کے عہد حکومت میں منگولوں کا حملہ، اور مسلمانوں کی ہجرت۔
٢	١٤٤٤ء	مگھوں اور منگولوں کے مشترکہ طور پر مسلمانوں پر تشدد، اور مسلمانوں کی ہجرت۔
٣	١٥٤٤ء	مسلمان اور مگھوں کے مابین ہونے والے نسلی فسادات، اور مسلمانوں کی ہجرت۔
٤	١٦٦٠	شہزادہ شجاع کے قتل، مگھ مسلمانوں کے درمیان فسادات، اور مسلمانوں کی ہجرت۔
٥	١٦٦١	مگھ اور مسلمانوں کے مابین دوبارہ فسادات، اور مسلمانوں کی ہجرت۔
٦	١٧٥٢ء	ارکان میں خانہ جنگی، اور مسلمانوں کی ہجرت۔
٧	١٧٨٤ء	ارکان میں دوبارہ خانہ جنگی، اور مسلمانوں کی ہجرت۔
٨	١٧٨٥ء	ہزاروں ارکانیوں کو منگون پگوڈا کی تعمیر کے لئے برما لے جایا گیا۔
٩	١٧٩٦ء	تیس ہزار ارکانیوں نے علاقۂ چاٹگام میں پناہ لی۔
١٠	١٧٩٧ء	جنرل علی بانگ ارکانی کی قیادت میں مگھ اور مسلمانوں کی برمی مخالف جنگ۔
١١	١٨١١ء	برمیوں کے تشدد، سین فیا کی برمی مخالف لڑائی اور اس کی ناکامی، اور مسلمانوں کی ہجرت۔
١٢	١٩٣٠ء	مگھ وحشی بور ینگ اونگ کی وحشیانہ بربریت، اور مسلمانوں کی ہجرت۔
١٣	١٩٣٨ء	وسطی اور تحتی برما میں بیس ہزار مسلمانوں کا قتل عام، اور مسلمانوں کی ہجرت۔
١٤	١٩٤٢ء	مسلمانوں کے معروف قتل عام، اور بڑے پیمانے پر مسلمانوں کی ہجرت۔
١٥	١٩٥٠ء	(BTF) بربروں کے ہاتھوں ہزاروں مسلمان شہید، اور مسلمانوں کی ہجرت۔

١٦	١٩٦٦ء	بنگالی مگھوں کا دخول، اور مسلمانوں کے املاک پر ان کا قبضہ، اور مسلمانوں کی ہجرت۔
١٧	١٩٥٨ء	وولنٹیر کے ذریعے مسلمانوں پر تشدد، جس کی وجہ سے مسلمانوں کی ہجرت۔
١٨	١٩٥٩ء	مگھ برمی بر برافواج کا مسلمانوں پر، بہیمانہ تشدد و قتل عام، اور مسلمانوں کی ہجرت۔
١٩	١٩٦٦ء	نیون حکومت کے لالے پالے غنڈوں کے مسلمانوں پر حملے، اور مسلمانوں کی ہجرت۔
٢٠	١٩٧٣ء	نیون حکومت کے مسلمانوں کا قتل عام کی وجہ سے مسلمانوں کی ہجرت۔
٢١	١٩٧٥ء	وسیع پیمانے پر مسلمانوں کی گرفتاریوں کی وجہ سے مسلمانوں کی ہجرت۔
٢٢	١٩٧٨ء	ناگامن آپریشن کے مسلمانوں کا قتل عام، جس کی وجہ سے مسلمانوں کی ہجرت۔
٢٣	١٩٩١ء	برمی فوجیوں کے مسلمانوں پر شدید مظالم، اور مسلمانوں کی بڑے پیمانے پر ہجرت۔
٢٤	١٩٩٤ء	برمی فوج اور مگھوں کے مسلمانوں پر پے در پے حملے، اور مسلمانوں کی ہجرت۔
٢٥	٢٠١٢ء	مگھ اور برمیوں کی ملی بھگت میں مسلمانوں کا معروف قتل عام، اور مسلمانوں کیہجرت۔
٢٦	٢٠١٤ء	مسلمانوں پر طرح طرح کے مظالم اور تشدد، اور مسلمانوں کا سلسلہ وار ہجرت۔
٢٧	٢٠١٦	جہادی سرگرمیوں کو بہانہ بنا کر مسلمانوں بے پایاں مظالم، نتیجے میں ان کی ہجرت
٢٨	٢٠١٧ء	حرکۃ الیقین نامی تنظیم کی مسلح سرگرمی کو بہانہ بنا کر مسلمانوں پر تاریخ کے انوکھے مظالم۔

٢٠١٢ء سے ٢٠١٧ء تک ارکان میں جو مسلمانوں کا قتل عام کیا گیا، اور جس انوکھے انداز مسلمانوں کو ان کے وطن سے بے دخل کیا گیا، اس کی مثال نہ صرف ارکان بلکہ تاریخ جہاں میں ملنی مشکل ہے، جس کی تفاصیل سے صرف نظر بس اس قتل عام کے نتیجے میں ایک محتاط اندازے کے مطابق کوئی پندرہ لاکھ روہنگیا مسلمان بنگلا دیش کے سرحدی علاقہ کاکس بازار میں مہاجرت کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ اس کے بعد ارکان اور برما کے حوالے سے عموما، روہنگیا مہاجرین کے متعلق خصوصا جو بڑے بڑے واقعات رونما ہوئے، ان کے تذکرے کئے دیتا ہوں، تا کہ بات اجمالی ہی سہی تاریخ کی ریکارڈ میں موجود رہے:

١۔ بنگلا دیشی حکومت نے ارکان کے مسلمانوں پر بیتنے والے حالات کو دیکھ کر سرحد کھول



دی، اوران لاکھوں انسانوں کوانسانیت کے پیش نظر اپنے ملک میں پناہ دی۔

۲ مہاجرین کے پہنچنے پر بنگلا دیش کے عوام اور حکومت ان کے لئے ہر قسم کی امداد لئے آگے بڑھی، جس کی مثال ملنی مشکل ہے، اورتو اور وزیر اعظم محترمہ شیخ حسینہ واجد نے یہاں تک کہہ دیا تھا کہ ''ہم ایک وقت کا نوالہ کھا کر دوسرے وقت کا نوالہ ان مظلوموں کو کھلائیں گے'' اللہ تعالی اپنے خاص فضل وکرم سے تاقیامت بنگلا دیش کودائم وقائم رکھے، آمین۔

۳۔ اس کے بعد محترمہ شیخ حسینہ واجد حکومت نے سارے جہاں کی انسانیت دوست حکومتوں اور حکمرانوں، اور دنیا بھر کی انسانیت نواز انجمنوں اور تنظیموں سے اپیل کی کہ وہ ان مظلوموں کی امداد کے لئے آگے بڑھیں، جس کے نتیجے میں ان بے سہاروں کی زندگی بسر کی جو مشکلات تھیں کسی قدر حل ہوئیں۔

۴۔ بنگلا دیشی حکومت نے برما سے مطالبہ کیا کہ مہاجرین کوان کے تمام حقوق کی بحالی کی ضمانت کے ساتھ واپس لیا جائے، اس حوالے سے دونوں ملکوں کے مابین چند مرتبہ اعلی سطحی مذاکرت ہوئے، اور ایک معاہدہ پر دستخط بھی ہوا، لیکن برمی حکومت لیت ولعل کی مختلف سازش کے تحت مہاجرین کو واپس لینے سے کتراتی رہی ہے، یوں تادم تحریر ایک مہاجر بھی وطن واپس نہ ہوسکا۔

۵۔ ایک سے زیادہ اعلی سطحی برمی وفود نے بنگلا دیش کے مہاجر کیمپوں کے دورے کئے، جہاں انہوں نے اس وقت ماسٹر محبّ اللہ (شہید) کی زیر قیادت مہاجرین کے مفاد میں کام کرنے والی انجمن کے لیڈروں سے مذاکرات کئے، انہوں نے برمی حکومت سے جو چند مطالبات کئے، ان میں سے نمایاں کچھ یہ ہیں :

☆ برمی حکومت ارکانی مسلمانوں کی تاریخی قومی نام ''روہنگیا'' کو تسلیم کرے۔

☆ برمی حکومت روہنگیا مسلمانوں کی بحیثیت اصلی باشندے شہریت بحال کردے۔

☆ مہاجرین کو عزت ووقار کے ساتھ ان کے وطن واپس لے جایا جائے۔

☆ مہاجرین کو کیمپوں کے بجائے ان کی اپنی بستیوں میں بسانے کی ضمانت دی جائے۔

☆ مہاجرین کے مالی خساروں کے تاوان کے ساتھ اس کی ادائیگی کی ضمانت دی جائے۔

☆ ارکان کے مختلف کیمپوں کے محصورین کو ان کی بستیوں میں دوبارہ بسایا جائے۔

☆ ارکان میں روہنگیا مسلمانوں کی سیکوریٹی کی ضمانت دی جائے۔

۶۔ وزیر اعظم محترمہ شیخ حسینہ واجد نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی اسٹیج سے پرزور مطالبہ کیا کہ برمی حکومت ان کے شہری روہنگیا مہاجرین کو عزت ووقار کے ساتھ ارکان میں واپس لے جائے، اور ارکان میں ان مسلمانوں کے لئے ایک محفوظ ایریا (SAFE ZONE) کی تعیین کی جائے، تاکہ وہ یہاں امن وسکون کے ساتھ زندگی گزار سکیں۔

۷۔ بنگلا دیشی حکومت نے آسیان کے علاوہ دنیا بھر کے با اثر ملکوں کو عموما، چین، جاپان اور روس کو خصوصا روہنگیا مسئلہ کے مستقل اور پائدار حل کے لئے بنگلا دیش سے تعاون کی اپیل کی، لیکن آج تک اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔

۸۔ منظمۃ التعاون الاسلامی (OIC) کے بھرپور تعاون ومدد سے افریقی مسلم ملک غامبیا نے اقوام متحدہ کی اعلی عدالت (ICJ) میں روہنگیا کی طرف سے برمی حکومت کے خلاف نسل کشی (GENUSAID) کا معاملہ دائر کیا، پہلی مرتبہ کی سماعت میں اس وقت کی برمی کونسلر اونگ سان سوتشی (جو آج کل جیل خانے کی اندھیری میں غرق ہے) نے حاضری دی، جس نے روہنگیا کی طرف سے کئے گئے دعوائے نسل کشی کو مسترد کردیا، جب کہ دوسری مرتبہ فروری ۲۰۲۲ء کی سماعت میں برمی فوجی ٹولوں کی طرف سے ایک وفد نے حاضری کا رسم ادا کیا، جس نے سماعت کے دوران اورتو اور یہ دعوی کیا کہ افریقی ملک غامبیا سے اس مسئلہ کا کوئی دور سے بھی تعلق نہیں ہے، اور عدالت سے مطالبہ کیا کہ اس

معاملہ کو خارج کردیا جائے۔

۹۔ دنیا کی اور ایک بڑی معروف ومشہور عدالت (ICC) میں برمی مجرم قاتلوں (جن میں برما کے اعلی رتبے پر فائز چند جنرلوں کے علاوہ اس وقت کی برمی کونسلر اونگ سان سوتشی بھی شامل ہیں) کے خلاف روہنگیا مسلمانوں کی نسل کشی کے حوالے سے اور ایک معاملہ دائر کیا گیا، شنید ہے کہ عدالت اس کی سماعت کے لئے تیاری کررہی ہے، مستقبل کا خدا جانے۔

۱۰۔ اسی طرح جنوبی امریکہ کے ملک ارجنٹینا کی عدالت میں برمی قاتلین کے خلاف ''روہنگیا نسل کسی'' کے عنوان سے برمی روہنگیا آرگنائزیشن آف یوکے (BROUK) کے لیڈر مسٹر ٹونگ کینگ نے ایک معاملہ دائر کیا، آج تک اس کی کوئی سماعت نہ ہوسکی، عدالت شاید تیاری میں ہے۔

۱۱۔ کون نہیں جانتا کہ ۱۹۴۸ء سے آج تک برما خانہ جنگی میں مصروف ہے، جس کا سلسلہ ارکان میں بھی جاری ہے، اس حوالے سے ارکانی مگھوں کی سرگرمیوں کو کوئی مورخ نظر انداز نہیں کرسکتا، مگھوں کی ان سرگرمیوں کے متعلق طول طویل گفتگو سے صرف نظر سردست بات اتنی سی ہے کہ کم سے کم ۲۰۱۵ء کے بعد ارکان آرمی (A.A) نامی ایک مگھ مسلح تنظیم آزادئ ارکان کے مقصد کے تحت سامنے آئی یا ایک گہری سازش اور پوری منصوبہ بندی کے تحت لائی گئی ہے، اس کے مقاصد اور پروگرام کم سے کم روہنگیا مسلمانوں کے متعلق تاحال میرے ناقص خیال میں واضح نہیں ہیں، تاہم بعض مبصرین کے مطابق اس تنظیم کے پروگرام اور مقاصد روہنگیا مسلمانوں کے متعلق برمی وحشیوں سے کوئی جدا نہیں ہیں، جب کہ بعضوں کا خیال ہے کہ یہ تنظیم ارکان کے مسلمانوں کے حوالے سے کسی قدر نرم گوشہ بھی رکھتی ہے۔ بہرحال یہ سچ ہے کہ یہ بحیثیت ایک گوریلا تنظیم، قوت کے اعتبار سے بڑی مضبوط ہوچکی ہے، شنید ہے کہ اس کی اس قدر مضبوطی

میں ہمارے پڑوسی ایشیا نہیں بلکہ دنیا کے ایک سوپر پاور ملک کا ہاتھ ہے۔

۱۲۔ ۲۰۲۰ء میں ہونے والے برما کے عام انتخابات کو برمی فوجیوں نے یہ کہہ کر کلی طور پر مسترد کر دیا کہ اس میں اونگ سان سوتشی حکومت نے بڑے پیمانے پر دھاندلی کی ہے، یوں فوجی جنرلوں نے جنرل مین اونگ لائنگ کی قیادت میں یکم فروری ۲۰۲۱ء میں پبلک جمہوری حکومت کو توڑ مروڑ کر برمی اقتدار پر از سر نو قبضہ کرلیا، تو ملک بھر میں ہڑتالیں اور بڑے پیمانے میں مظاہرے ہوئے، فوجیوں نے مظاہرین پر گولیاں چلائیں تو ہزاروں لوگ مارے گئے، غرض فوج نے خود اپنی قوم کے خلاف مظالم کے حوالے وہی طریقے اپنائے، جو اس سے پہلے روہنگیا مسلمانوں کے خلاف اپنائے گئے تھے۔ ان مظالم کے ردعمل میں عوام کی طرف سے کی گئی دوسری سرگرمیوں سے صرف نظر سرکش برمی فوجی جنرلوں اور ان کے غیر آئینی اور ناجائز اقتدار پر قبضے کے خلاف (CDM)، (PDF) اور (CRPH) وغیرہ تنظیمیں بنیں اور مسلح جدو وجہد کا آغاز ہوگیا، بالآخر نیشنل یونائی ٹڈ گورنمنٹ (NUG) نامی ایک عوامی حکومت قائم ہوئی، تو اس حکومت کی قیادت میں ایک دو علاقوں کو چھوڑ ملک بھر میں خانہ جنگی ہورہی ہے، جو آج کل عروج پر ہے، اور مطالبہ کیا جارہا ہے کہ فوج عوامی نمائندوں کو غیر مشروط طور پر اقتدار سونپتے ہوئے بیرکوں میں چلا جائے، لیکن عوام کے یہ اور ان جیسے مطالبات سے فوج کے کانوں میں جوں تک رینگتی نظر نہیں آتی ہے۔

ارکان اور اس کے متعلق بعض نمایاں تاریخی واقعات

۲۶۶۶ق م ۔ سے دھنووتی / دھنیاودی پہلے عہد حکومت، جس کا سلسلہ ۸۰۰ق م تک جاری تھا۔

۸۲۵ق م ۔ سے دھنووتی / دھنیاودی دوسرے عہد حکومت، جس کا سلسلہ ۷۸۸ء تک جاری تھا۔

۷۸۸ء ۔ ویسالی دور حکومت کا آغاز، جس کا سلسلہ ۱۰۱۸ء تک جاری تھا۔

۹۵۷ء ۔ ارکانی راجا چولاٹنگ چندرا کے زمانے میں ارکان پر منگولوں کا حملہ، اور ارکان کی تاخت وتاراج۔

۱۰۱۸ء ۔ پن سا پہلے دور حکومت کی ابتداء، جو ۱۱۰۳ء میں اپنی انتہاء کو پہنچی تھی۔

۱۱۰۳ء ۔ پارن دور حکومت کا آغاز، جس کا سلسلہ ۱۱۶۷ء تک جاری رہا۔

۱۱۶۷ء ۔ کریٹ دور حکومت کا آغاز، جس کا سلسلہ ۱۱۸۰ء تک جاری تھا۔

۱۱۸۰ء ۔ پن سا دوسرے دور حکومت کا آغاز، جس کا سلسلہ ۱۲۳۷ء تک جاری تھا۔

۱۲۳۷ء ۔ لنگریٹ دور حکومت کا آغاز، جس کا سلسلہ ۱۴۰۴ء تک جاری تھا۔

۱۴۰۴ء ۔ برمی غاصب راجا ''من کھاؤن'' کا ارکان پر حملہ، نرامیخلا کی ارکان کی سلطنت سے بے دخلی۔

۱۴۰۴ء ۔ ارکانی بادشاہ نرامیخلا (محمد سلیمان شاہ / من سامون) کا ترک وطن یا جلاوطن۔

۱۴۳۰ء ۔ سلیمان شاہ کی ارکان واپسی اور مروکو حکومت کی بنیاد، جس کا سلسلہ ۱۷۸۴ء تک جاری تھا۔

۱۶۶۰ء ۔ بدنصیب مغل شہزادہ شجاع کی ارکان میں آمد، بعد میں اس کا مع اہل وعیال قتل۔

۱۶۶۶ء ۔ مگھ اور پرتگیز لٹیروں کی وجہ سے مختلف آلام وپریشانیاں۔

۱۷۱۰ء ۔ ارکان میں خانہ جنگی، اور وسیع پیمانے میں نقصانات۔

۱۷۸۴ء ۔ برمی غاصب راجا بودھوپھیا کا ارکان پر حملہ وقبضہ، اور اس کی دہشت گردی، اور قتل عام۔

۱۷۹۶ء ۔ تیس ہزار ارکانیوں (مگھ / مسلمانوں) کا ترک وطن اور بنگال میں ان کی پناہ۔

۱۷۹۸ء ۔ جنرل علیہ بائنگ / علی بھائی (مسلمان) وغیرہ کی برمی غاصبوں سے آزادی کی جدوجہد۔

۱۸۱۱ء ۔ سین فیا (KINGBERING) اور مسلم لیڈروں کی قیادت میں ہونے والے انقلاب کی ناکامی۔

۱۸۲۵ء ۔ پہلی انگلو برمن جنگ۔

۱۸۲۶ ۔ ارکان پر برطانیہ کا قبضہ۔

۱۹۳۰ء ۔ برمی مسلم تاجر'' اوباؤ '' کے تعاون سے برما مسلم سوسائٹی کا قیام۔

۱۹۳۰ء ۔ مگھ ڈاکو(بورینگ اونگ)اوراس کے حواریوں کی بربریت اور مسلمانوں کی بڑے پیمانے سے ہجرت۔

۱۹۳۰ء ۔ وسطی،تحتی برما اور ارکان میں مسلمانوں کا قتل عام اور مسلمانوں کی ہجرت۔

۱۹۳۳ء ۔ روہنگیا جمعیت علمائے اسلام ارکان کی بنیاد۔

۱۹۳۶ء ۔ برطانوی ہند سے برما کی انتظامی علیحدگی،اور ملک بھر سے مسلمانوں کا کریک ڈاؤن۔

۱۹۴۲ء ۔ رنگون پر جاپانیوں کا قبضہ۔

۱۹۴۲ء ۔ ارکانی مسلمانوں کا تاریخی قتل عام،اور بڑے پیمانے پر ان کی ہجرت۔

۱۹۴۲ء ۔ منگڈو،بوسیدنگ اور راسیدنگ پر مشتمل تاریخی ''مسلم ریاست'' کا قیام۔

۱۹۴۵ء ۔ ارکان میں برطانویوں کی دوبارہ واپسی۔

۱۹۴۵ء ۔ ''برما مسلم جنرل کونسل'' نامی تنظیم کا قیام۔

۱۹۴۵ء ۔ مسٹر عبدالرزاق کی صدارت میں برما مسلم کانگرس کا قیام۔

۱۹۴۶ء ۔ مسٹر عبدالرزاق کی سربراہی میں پمنا رپیومنا مسلم کانفرس کا انعقاد۔

۱۹۴۷ء ۔ سازش پر مبنی بدنام زمانہ ''پیلونگ کانفرنس'' کا انعقاد۔

۱۹۴۷ء ۔ برمی قانون ساز اسمبلی کے انتخابات۔جس میں ارکانی مسلمانوں کو قانونی طور پر نمائندگی ملی تھی۔

۱۹۴۷ء ۔ محمد جعفر حسین قوال کی زیر قیادت ''جہاد کونسل'' کی تشکیل اور ظالموں کے خلاف اعلان جہاد۔

۱۹۴۸ء ۔ برطانیہ سے برما یا برمیوں کو حصول آزادی۔

۱۹۴۸ء ۔ محمد قاسم بن عطاء الدین کی قیادت میں ''مجاہد پارٹی'' کا قیام۔

۱۹۴۹ء ۔ مولانا مظفر احمد کی زیر صدارت انجمن مہاجرین ارکان کا قیام۔

۱۹۵۰ء ۔ بی ٹی ایف کی بربریت،ہزاروں مسلمانوں کی شہادت اور ہزاروں کی ہجرت۔

۱۹۵۰ء ۔ بانی تحریک آزادئ ارکان محمد جعفر حسین قوال کی افسوسناک شہادت۔

۱۹۵۱ء ۔ آزاد برما میں قومی اسمبلی کے پہلے عام انتخابات۔

۱۹۵۴ء ۔ ارکان میں بنگالی مگھوں کا دخول عام،مسلم بستیوں پر قبضہ،مسلمانوں کی ہجرت۔

۱۹۵۶ء ۔ برمی قومی اسمبلی کے دوسرے انتخابات۔

۱۹۵۹ء ۔ ارکان میں اور ایک مرتبہ بنگالی مگھوں کا دخول عام،مسلم بستیوں پر قبضہ،مسلمان ترک وطن پر مجبور۔

۱۹۶۰ء ۔ مایو فرنٹیر اڈمنسٹریشن کا نفاذ۔

۱۹۶۱ء ۔ برمی قومی اسمبلی کے تیسرے عام انتخابات۔

۱۹۶۱ء ۔ راغب اللہ مرحوم وغیرہ کی قیادت میں ۲۹۰ سے زائد مجاہدین کا برمی فوجی قیادت کے سامنے سارنڈر۔

۱۹۶۲ء ۔ جمہوری آئین کی معطلی،اور اقتدار پر جنرل نے ون کی قیادت میں برمی فوج کا مکمل قبضہ۔

۱۹۶۲ء ۔ برما میں شوشل ازم کا نفاذ۔

۱۹۶۳ء ۔ نے ون کے نام نہاد قومی اسمبلی کے انتخابات۔

۱۹۶۴ء ۔ روہنگیا انڈیپنڈنٹ فورسس (RIF) کی تشکیل۔

۱۹۶۶ء ۔ مگھ شر پسندوں کی شر پسندی اور برمی بربروں کی بربریت کی وجہ سے مسلمانوں کی ہجرت۔

۱۹۶۶ء ۔ محمد جعفر ثانی کی قیادت میں ارکان آزاد فوج (RNLP) کی تشکیل۔

۱۹۷۳ء ۔ نے ون کی قیادت میں برمی فوج اور اس کے لالے پالے غنڈوں کے مظالم،اور مسلمانوں کی ہجرت۔

۱۹۷۳ء ۔ محمد جعفر حبیب (رحمہ اللہ) کی زیر قیادت روہنگیا فدائین محاذ (RPF) کی تشکیل اور اعلان۔

۱۹۷۵ء ۔ جنرل نے ون کی ایماء پر مسلمانوں کی وسیع پیمانے میں گرفتاریاں اور مسلمانوں کی ہجرت۔

۱۹۷۵ء ۔ ارکان ہسٹریکل سوسائٹی (AHS) کا قیام۔

۱۹۷۷ء ۔ روہنگیا مسلم طلبہ تنظیم ''رابطۃ الطلاب المسلمین الروہانجیین کا قیام۔

۱۹۷۸ء ۔ نے ون کے نام نہاد برمی قومی اسمبلی کے انتخابات۔

۱۹۷۸ء ۔ ناگامن آپریشن،برمیوں اور مگھوں کی غارت گری،مسلمانوں کی عام گرفتاریاں،قتل عام اور ہجرت۔

۱۹۷۹ء ۔ روہنگیا جمعیت علماء (مسلح) کی زیر زمین جدوجہد کا آغاز۔

۱۹۸۲ء ۔ روہنگیا سالیڈریٹی آرگنائزیشن (RSO) کی تشکیل۔

۱۹۸۲ء ۔ مولانا عبدالقدوس مجاہد کی امارت میں حرکۃ الجہاد الاسلامی نامی تنظیم کی جدوجہد کا آغاز۔

۱۹۸۲ء ۔ نے ون قومی اسمبلی کے اور ایک نام نہاد انتخابات۔

۱۹۸۶ء ۔ ارکان روہنگیا اسلامک فرنٹ (ARIF) کی تشکیل۔

۱۹۸۶ء ۔ مولانا عبدالحمید مجاہد کی زیر امارت ''روہنگیا اسلامی محاذ'' نامی تنظیم کی تشکیل۔

۱۹۸۶ء ۔ روہنگیا طلبہ تنظیم،اتحاد الطلاب المسلمین ارکان۔برما۔(ITM) کی بنیاد۔

۱۹۸۸ء ۔ جنرل نیون کی اقتدار سے ہمیشہ کے لئے چھٹی،اور سین لوین کی گدی نشینی۔

۱۹۸۸ء ۔ ڈاکٹر مونگ مونگ کی چند دنوں والی حکومت۔

۱۹۸۸ء ۔ جنرل سا مونگ کی قیادت میں اقتدار پر فوج کا دوبارہ قبضہ۔

۱۹۸۸ء ۔ مولانا محمد حنیف راغب ارکانی کی قیادت میں ''اتحاد المجاہدین'' نامی تنظیم کی تشکیل۔

۱۹۸۸ء ۔ روہنگیا لیبریشن آرگنائزیشن (RLO) کا اعلان۔

۱۹۹۰ء ۔ ارکریٹک پارٹی فار ہیومن رائٹ (ND کانیوں کی نمائندہ جماعت "نیشنل ڈیموPHR) کا قیام۔

۱۹۹۰ء ۔ نام نہاد انتخابات/اقتدار پر فوج کا قبضہ، جس کا سلسلہ تان شوے سے لے کر اب تا جاری ہے۔

۱۹۹۱ء ۔ روہنگیا مسلمانوں پر مظالم اور ان کی بڑے پیمانے پر ہجرت۔

۱۹۹۱ ۔ مسلمانوں کا قتل عام، وسیع پیمانے میں مسلمانوں کی گرفتاریاں، اور ان کی بڑے پیمانے پر ہجرت۔

۱۹۹۵ء ۔ روہنگیا نشنل الائنس (RNA) نامی الائنس کی تشکیل۔

۱۹۹۸ء ۔ ارکان روہنگیا نیشنل آرگنائزیشن (ARNO) کی تشکیل اور اعلان۔

۲۰۱۱ء ۔ ارکان روہنگیا یونین (ARU) کی بنیاد اور اعلان۔

۲۰۱۲ء ۔ مسلمانوں کا قتل عام، ہزوروں شہادت، ہزاروں ماں بہنوں کی عصمت دری، اور لاکھوں کی ہجرت۔

مصنف کی بعض مطبوعہ اور غیر مطبوعہ تصانیف:

سرزمین ارکان کی تحریک آزادی تاریخی	سازش کا طوفان عقلیت و مادیت کے روپ میں
روہنگیا مسلمانوں کے جانگسل المیے	تذکرۂ علامہ سید الامینؒ
تذکرۂ حضرت مولانا شاہ عبدالسلام ارکانیؒ	روہنگیا مسلمان اور ان کی ہجرت کے اسباب
ارکان کے عظیم شاعر علاول، حیات و کارنامے	ارکان روہنگیا یونین، ماضی اور حال کے تناظر میں
روہنگیا چیخ و پکار اور مطالبات (ترجمہ)	تذکرۂ رفتگان
وادئ پرخار کے گمنام مسافر	سالارِ کارواں محمد جعفر حبیبؒ
سرخیل کارواں	علماء اور جمعیۃ علمائے اسلام ارکان
روہنگیا رسم الخط کا ایک علمی اور فکری جائزہ	روداد سخن
خورشیدِ تاباں	کاروان انسانیت
سفر اور کامیابیاں	اارکان کے چند ندوی فضلاء ایک نظر میں
عظیم ارکانی لیڈران	علماء اور جمعیت علمائے ارکان
مقالاتِ طاہر ندوی	روہنگیا رسم الخط کا ایک علمی اور فکری جائزہ
مدارس اسلامیہ کا نصاب و نظام اور جدید تقاضے	دو نظام تعلیم
ارکان کے روہنگیا مسلمان موت و حیات کی کشمکش میں	ارکان روہنگیا نیشنل آرگنائزیشن (ARNO)
برما میں خانہ جنگی کا دور دورہ	شعرائے ارکان
تاریخ ارکان کے درخشان ستارے، جلد (۱)	تاریخ ارکان کے درخشان ستارے، جلد (۲)
تاریخ ارکان کے درخشان ستارے، جلد (۳)	تاریخ ارکان کے درخشان ستارے، جلد (۴)
تاریخ ارکان کے درخشان ستارے، جلد (۵)	تاریخ ارکان کے درخشان ستارے، جلد (۶)
تاریخ ارکان کے درخشان ستارے، جلد (۷)	تاریخ ارکان کے درخشان ستارے، جلد (۸)
تاریخ ارکان کے درخشان ستارے، جلد (۹)	تاریخ ارکان کے درخشان ستارے، جلد (۱۰)
تاریخ ارکان کے درخشان ستارے، جلد (۱۱)	تاریخ ارکان کے درخشان ستارے، جلد (۱۲)